لقد خلقنا الانسان فی احسن تقویم

یہ نادر و نایاب مثنوی الموسوم بہ

سنہ ۱۳۲۸ ہجری

مرقعِ پیری

مصنفہ عالیجناب مولانا مولوی حاجی حکیم عاشق حسین خاں صاحب
الملقب آغائی ابوالعلائی

حسینی پریس واقع محلہ حیدرآباد پٹنہ سٹی

ڈیڈیکشن

مین نے اپنی اِس مثنوی "مُرقع پیری" کو جس مین زمانۂ طفلی

وجوانی وپیری کی حالتون اور ہر ایک حالت کے متعلق

ضروری ومفید باتون کو نظم کیا ہے اپنے معزز محسن

معلی جناب مولوی مرزا عبد العزیز بیگ صاحب

اول مددگار محکمہ تقسیم تنخواہ محلات مبارک حضور پرنور خلد اللہ ملکہ کے نام نامی

پر ڈیڈیکیٹ کرنے کا فخر حاصل کرتا ہون۔

گر قبول افتد زہے عز و شرف

حاجی حکیم عاشق حسین خان ہاتف
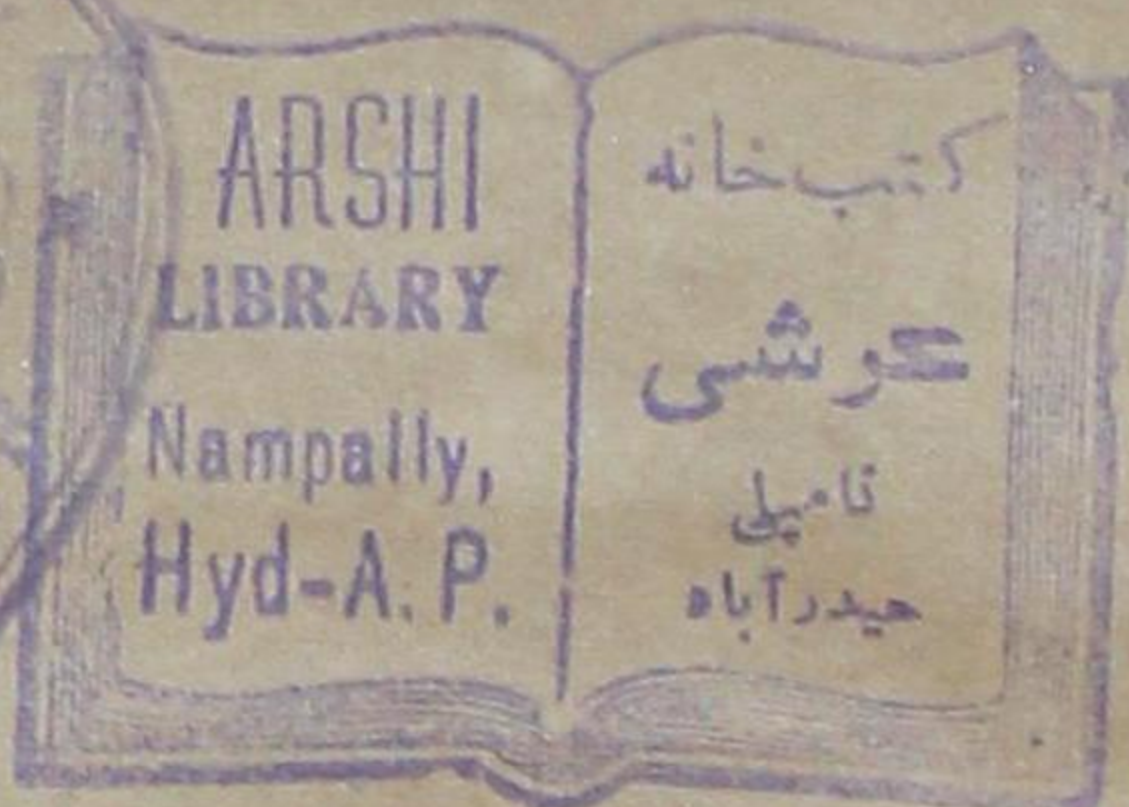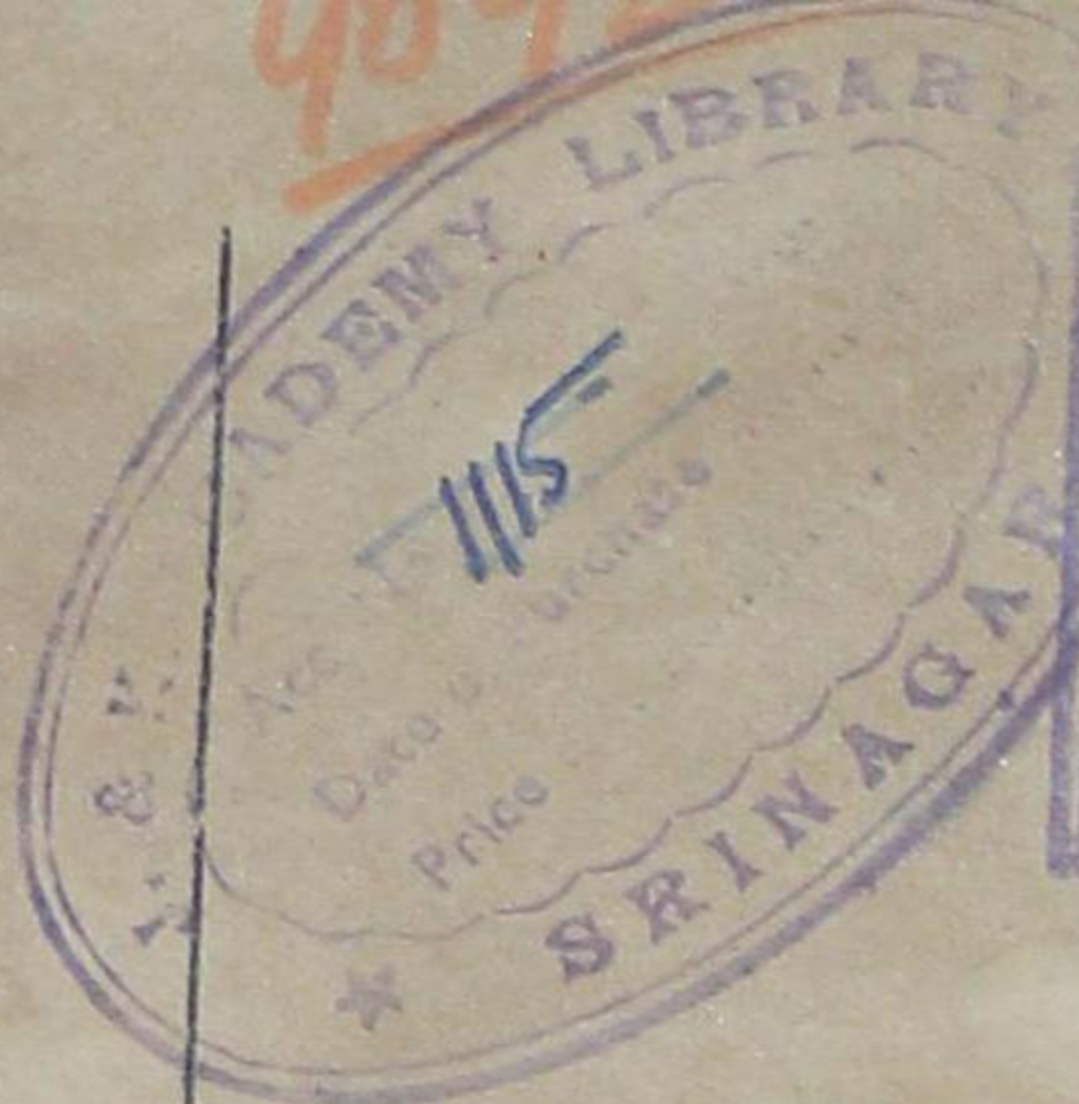
بسم اللہ الرحمن الرحیم

جسے رٹ سے ہے اللہ کے نام کی — دہن مین وہی ہے زبان کام کی
جو بتیس دانتون مین اسکا ہے گھر — نہین ذاکر حق کو دشمن کا ڈر
جو ہو واصف رب عز و جل — ملا اوسکو اک موتیون کا محل
ملے شغل و اذکار سے مرتبے — گھر اسکا بنا خشت الماس سے
جو یاد الٰہی مین گویا ہوئی — تو شیرینی باتون مین پیدا ہوئی
کھلا راز دانتون سے رخسار کا — یہ پردا زبان کی ہے دیوار کا
زبان مین نہان سر رب العلا — ہے اس لال مچھلی مین یونس کی جا
وظیفہ ہو اسکا نبی کی صفات — ہر اک بات گویا ہے قند و نبات
شہادت کے کلمے پہ ہے اسکو ناز — ہوئی اشہد سے بڑی راستباز
حلاوت اٹھاتی ہے ایمان کی — ہمیشہ تلاوت ہے قرآن کی
ہمیشہ ہے شغل درود شریف — ہمیشہ ہو سارے بدن مین لطیف

بچون کی شیرخوارگی کا زمانہ

دیا حق نے پستانِ مادر مین شیر | کہ پکیر ہو پیارے طفلِ صغیر

رگون مین لہو شیرِ پستان ہوا | کہ ہو جاوے سارے بدن کی غذا

یہ ہی خواہشِ رحمتِ ذوالجلال | بڑھے دودھ کی نہر سے یہ نہال

دو ساغر نہرے دودھ سے اسلئے | کبھی یہ پیئے اور کبھی وہ پیئے

یون ہی چھہ مہینے گزر جائین جب | مسوڑے رہین منہ مین سختی طلب

غرض ساتوین آٹھوین ماہ سے | نکلتا ہی ہر دانت اسی راہ سے

مسوڑون پہ سوجن چڑھی جس گھڑی | تو ہر طفل پر اک مصیبت پڑی

جو باہم مسوڑے رگڑنے لگا | یکایک لعاب اُس سے پیدا ہوا

فرو حلق کے ہو گیا وہ اگر | لگے ہونے اسہال آٹھون پہر

رہے مضمحل طفلکِ شیر خوار | ضعیف و نحیف و حقیر و نزار

کسیکو بخار اور کسیکو زحیر | یہ دونون کرین چار دن مین حقیر

اگر قبض کی یک بیک دین دوا | ضرر اس سے ہو جائے بے انتہا

کرین گر دوا سے نہ اسہال بند | تو ہو طفل کو ضعف پیدا دوچند

کرین ہین ہین اسکے تدبیر نیک | دوا سے نظر آئے تاثیر نیک

بچون کے دانت نکلنے کی سہل دوائین

ملین شہد مسکہ مسوڑون پہ گر | تو تسہیلِ دندان کو ہو بے خطر

ملین بط کی چربی کہ شیر سگان | مسوڑون پہ دانتو نکلے گر ہو نشان

خنا پیسکر گھی مین اسکو ملائین | ملین ہر مسوڑے پہ آرام پائین

ہی خرگوش کا مغز بس سودمند	ملین لئہ طفل پر روز چند
اثر بخش اکثر ہے شیر شتر	مسوڑون پہ ملتے رہین بے خطر

دانتون کے اوصاف

دہن اسمین دندان کی ضو آشکار	کہ ہے حقہ گوہر آبدار
مجلا مصفا منور رہین دانت	کہ دریائے قدرت کے گوہر ہین دانت
لبون مین یہ دندان گوہر نما	انہین لال پردو مین رکھتے ہین جا
بہت خوبصورت بہت آبدار	چمک اسمین موتی کی لیل و نہار
ہوئی صنعت دست قدرت عیان	جمائی ہین الماس کی تختیان
مسلسل ہین خرد و کلان تحت و فوق	فزا بخشتے ہین یہ بائی ذوق
کرڑے دنگلے بتیس ہین پہلوان	عدو کا جگر چیر دین بیگمان
چنے چاب لین ہڈیان توڑ دین	ہر اک سخت شئے پیسکہ چھوڑ دین
ہمیشہ قدم ہین جمائے ہوے	مزہ ہر طرح کا اٹھائے ہوئے
ہین چلتی ہوئین قدرتی چکیان	وہ پیسا گیا جو رہا درمیان

زمانہ طفلی کی حالت

بشر عہد طفلی مین ہے بادشاہ	نہ پروائے دولت نہ پروائی جاہ
لڑکپن کی مسند پہ دل شاد ہے	ہمیشہ تردد سے آزاد ہے
سر طفل پر خرمی کا ہے تاج	زمانہ کا بیفکر شاہی مزاج

مسرت کا ہر آن قبضے مین گنج | خبر تک نہین کسکو کہتے ہین رنج
طبیعت کا جیوٹ نہایت دلیر | نہ بہاگے اگر سامنے آے شیر
نہ کچہ خوف کژدم نہ کچہ ترس مار | بہا ور طبیعت کا لیل و نہار
طبیعت مین ضد بشعوری یہ ناز | برابر نظر مین نشیب و فراز
توانائی بخشتی ہے معبود نے | لگے ہر طرف کہیلنے کودنے
طبیعت کو مرغوب رنگین لباس | کہلونے نئے ہر گہڑی آس پاس
اگر ضد یہ آجائے یہ مست ناز | مہیا کرین اسکا سامان و ساز
نہین اوسکو مطلب کسی کام سے | بچہونے یہ سو جائے آرام سے
خوشی اسکی ہر اک کو منظور ہے | یہ لخت جگر آنکہہ کا نور ہے
خبر اسکی لین اسکو رونے ندین | خلاف اسکی مرضی کے ہونے ندین
رکہین تندرستی کا ہر دم خیال | مہ نو یہ بن جائے بدر کمال
نموبخش ہے اسکا چہوٹا سا سن | ترقی کی راہین ترئی کے دن
لگا ہوش آنے جو شام و پگاہ | سمجہتا چلا ہر سپید و سیاہ
ہوی ہر طرح کی جو پیدا تمیز | بنا اور بہی مرد و زن کا عزیز
چلا شوق سے مدرسے کیطرف | کہ حاصل ہو علم و ہنر سے شرف
مدد پاکے خالق کے افضال کی | گرہ پڑ گئی چودہوین سال کی

بچون کی تعلیم و تربیت کا زمانہ

اسی سن مین انکو سکہائین ادب | جو غفلت کرین تو غضب ہی غضب

کریں فکر بچوں کی تعلیم کی ۔ یہی عمر ہے ان کی تفہیم کی
ہیں اطفال کی تربیت کے یہ دن ۔ یہی انکی تعلیم کا تو ہے سن
جو غفلت کرینگے تو پچھتائیں گے ۔ پھر ایسا زمانہ نہیں پائیں گے

عالم جوانی کا رنگ

لڑکپن سدھارا جوانی ملی ۔ ملی دولت زندگانی ملی
ہوا یہ جوانی کا کامل ثبوت ۔ نکل آئی چہرے پہ ریش و بروت
جو تھا طفل وہ نوجوان ہو چلا ۔ بہار گل گلستان ہو چلا
جوانی سے خوبی ہے انسان کی ۔ جوانی نگہبان ہے جان کی
ہوا خسرو ملک عہد شباب ۔ بصد رنگ و خوبی بصد آب و تاب
جوانی سے ہے قوت جسم و جان ۔ جوانی سے قائم ہے تاب و توان
سماعت بصارت جوانی سے ہے ۔ کمال شجاعت جوانی سے ہے
جوانی چمن ہے جوانی بہار ۔ جوانی ہے دلہن جوانی سنگار
جوانی بہادر جوانی دلیر ۔ جوانی دلاور جوانی ہے شیر
جوانی بلا ہے جوانی غضب ۔ جوانی خوشی ہے جوانی طرب
جوانی کی ہے بانکی تیکھی ادا ۔ جوانی پہ طفلی و پیری فدا
جوانی کا جوبن ہے ابھرا ہوا ۔ جوانی کی سج دھج ہی سب سے جدا
جوانی ہے محبوبہ مست ناز ۔ جوانی ہے معشوقۂ دل نواز
جوانی ہے سرمایۂ زندگی ۔ جوانی سے ہے پایۂ زندگی

توانا جوانی مین اعضائے تمام
جوانی مین ہی تندرستی مدام

جوانی مین آسان ہین مشکلات
نہ پیری مین دیکھی جوانی کی بات

جوان اہل ہمت جوان اہلکار
جوان جلوۂ قدرت کردگار

نظر خوب ہے دل خوب اندام خوب
میسر جوانی مین آرام خوب

ہویدا جوانی مین دل کی اُمنگ
نظر مین سمایا ہوا ناچ رنگ

جوانی ہے انسان کی آبرو
جوانی مین موجود ہر آرزو

جوانی مین مستی ہے شام وسحر
نہ دل مین اندھیرے اُجالے کا ڈر

جوانی مین ہر ایک دل شاد ہے
جوانی مین آزاد انسان ہے

جوانی مین انسان سلیمان وقت
جوان ملکِ ہستی مین سلطان وقت

طبیعت بھلی چنگی ہے شاد حال
ہمیشہ ہے اخلاط مین اعتدال

جوان خوش مزاج و جوان چاق و چست
جوان کا بدن ٹھیک موزون درست

جوانی مین ہے سرکشی اور غرور
جوانی کی مستی ہے دل مین ضرور

صحیح و جری عاقل و نکتہ دان
شجاع و بہادر قوی پہلوان

پیالہ ہی لب پر سبُو سامنے
چمن دلکشا لالہ رو سامنے

جما بادہ نوشی کا رنگِ بہار
ادھر راگ اُدھر گت پہ ابھی ستار

شب وصل اچھی بسر ہو گئی
مزے ہی مزے مین سحر ہو گئی

بلا ہی غضب ہے جوانی کی نیند
الٰہی عجب ہے جوانی کی نیند

جوانی مین قائم ہین پانچون حواس
جوانی مین ہر ایک محکم اساس

جوانی کو کس طرح صرف کرنا چاہیئے

جوانی کی طاعت پسند خدا
جوان کی عبادت پسند خدا

جوان با خدا ہے جوان مرد نیک
جوان سو مین اچھا ہزارو مین ایک

غنیمت ہے یہ موسم نو بہار
جوان مرد کو یاد پروردگار

پئے ذکر حق ہین جوانی کے دن
یہی خوب ہین زندگانی کے دن

جوانی مین ذکر خدا خوب ہے
جوانی مین طرز رضا خوب ہے

ریاضت جوانی کی ہے کام کی
عبادت جوانی کی ہے کام کی

جوانی نہ عشرت مین ضایع کرین
جوانی نہ غفلت مین ضایع کرین

یہ سن اور یہ دن کام کرنے کے ہین
یہ سن اور یہ دن نام کرنیکے ہین

جہانتک ہو ممکن کرین کار خیر
جوانی کے ہین دن کرین کار خیر

جوانی ہے محنت مشقت کا سن
بطالت مین ہرگز نہ کھووین یہ دن

کشایش ہو حاصل جو ہمت کرین
رہیگی نہ نکبت جو محنت کرین

جوانی کو سمجھین کہ نعمت ہے یہ
جوانی کو سمجھین کہ دولت ہے یہ

جوانی کا مشہور ہے زور و شور
بڑہاپے مین کب ہے یہ طاقت یہ زور

کرین نیکی آئیگی نیکی ہی کام +
بدی کا ہی انجام بد لاکلام

جوانی مین بدتر ہے عجب و غرور
تواضع کرینگے اگر ہے شعور

جو اس سن مین غفلت کا ہو سامنا
تو پیری مین حسرت کا ہو سامنا

یہ ہرگز نہین عیش و عشرت کے دن
ریاضت کے دن ہین عبادت کے دن

کرین حلم و صبر و رضا اختیار
تو آفات دنیا سے ہون رستگار

جوانی کی رخصت پیری کی آمد

گئے لطف سے جبکہ چالیس سال — دگرگون ہوا پھر گلستان کا حال
لگی چلنے صرصر بجائے نسیم — ہوا بلبل باغ کا دل دونیم
جو قوت تھی گھٹنے لگی ہر گھڑی — چمن مین ہی چارون طرف پت جھڑی
کیا ضعف و ناطاقتی نے سلام — ہوئے درد اعضا کے شاکی مدام
زبان پر رہا ہر مرض کا گلا ✣ — کبھی یہ دوا اور کبھی وہ دوا
کلیجے مین برچھی کوئی چل گئی — جوانی کی کیا دوپہر ڈھلگئی
کیا شاہ نزلہ نے فوراً اسیر — ہوے یک بیک ہر طرف دار و گیر
بڑھے آگے چالیس سے راہ مین — قدم رکھدیا چل کے پنجاہ مین
سفیدی نے بالون مین کی اپنی راہ — نظر آئی باہم سفید و سیاہ
کبھی حسن کے کاٹا رنگا یا کبھی ✣ — جہانکی نظر سے چھپایا کبھی
نگھے ہوے رہ گئے نام کے — نہ پیری مین پھر کے کسی کام کے
بصارت ہوئی گھٹتے گھٹتے تمام — نکلتا ہی تا چند عینک سے کام
سماعت کرین اب کدہر سے تلاش — کیا عہد پیری نے ہر پردہ فاش
مخالف طبیعت کے لیل و نہار — جوانون مین بوڑہا ہی پہلو مین خار
جو تھے تیر وہ اب کمان ہو چلے — یقین سے نکل کر گمان ہو چلے
مدام اللہ اللہ سبحہ بدست — ادہر کی لگی لو طبیعت کی پست
حسینون سے شرما کے گھٹنے لگے — مدام انکی محفل سے ہٹنے لگے
جوانی کی جاتی رہی آن بان — ہی اعضا مین پیرانہ سالی کی شان
جوانی کا پیری مین بگڑا مزاج — عصا ہاتھ مین لیکے چلتے ہین آج

بڑھاپے مین افسانہ ہاے شباب ہوے سننے والون کو مانندِ خواب
طبیعت جوانی سے خالی ہوئی محیط آگئے پیرانہ سالی ہوئی

مصنوعی جوانی کا جلوہ

جوانی کا ارمان جاتا نہین مگر کیا کرین کچھ بن آتا نہین
ہوے یک بیک نوجوان لاجواب جمایا محاسن پہ رنگِ خضاب
سیہ کر کے بالونمین شانہ کیا پھر اپنے کو فردِ زمانہ کیا
نظر آے جبدم نہ منہ بھر کے دانت لگا یا کئے لیکے پتھر کے دانت
نمائش دہن کی ہویدا ہوئی جوانی کی تصویر پیدا ہوئی
بناوٹ کی طرزین بناوٹکے طور بجز اسکے سوچو تو کیا ہوگا اور
خضابِ سیہ کا جماتے ہین رنگ کہ پیدا کرین نوجوانی کا ڈھنگ
اگر رنگ کرنے مین تاخیر کی بگڑتے ہی شکلِ جوان پیر کی
ہوے بال سارے سزاوارِ دید گہ سبز و سیہ گاہ سُرخ و سفید
جوان بنکے رہتے ہین چستی کیساتھ بگڑتی ہی تصویر سستی کے ساتھ
نظر آگیا عہدِ حسنِ شباب ہر آئینے مین دیکھتے ہین خضاب

نسخہ جات خضاب لاجواب

وسمی کا معمولی خضاب بالونکے سیاہ کردینے مین لاجواب

بھگو پہلے پانی مین تو آنولا — حنا اور وسمہ کو اُس مین ملا

تو رکھہ دھوپ مین دو گھڑی ور لگا — رہے برگ پان اوسکے اوپر بندھا

گھڑی چار گذرے یہ دھو اُسکو تو — سیہ بال دینگے جوانی کی بو

یہ خضاب دو گھڑی مین بالونکو سیاہ کر دیتا ہے

جلا مازوے سبز کو ٹھیک ٹھیک — نمک اسنج اور پھٹکری کر شریک

ذرا آنولے کا تو پانی ملا + — تو کر ظرف آہن مین حل اور لگا

تو کر پہلے بالون کو پانی مین نم — لگا پھر خضاب ای خجستہ شیم

گذر جائے جب دو گھڑی بعد رنگ — تو بالون کو دھو ڈال دیکھہ اسکا رنگ

یہ خضاب ایک گھنٹے مین بالونکو سیاہ تاب کر دیتا ہے

تو اچھی طرح پہلے مازو جلا — نمک سنگ راسنج بھی اُس مین ملا

بھگو آنولا اُسکے پانی کو لے — اُسی مین سب اشیا کو تو پیس دے

لگا اپنے بالون پر اُسکا خضاب — مبارک تماشاے عہد شباب

منہ مین دانت رہنے سے انسان کو کیا کیا فائدے ہین

غذا کا مزا دانت کے سات ہے — یہ قائم رہین تو بڑی بات ہے

چبا کر کوئی چیز کھائین اگر + — تو ہے ہضم کامل کا فوری اثر

اگر چابنے کی نہ پائین دلیل — نہین ہضم ہوتی غذائے ثقیل

یہ اسنان ہین باعثِ حسنِ رُخ
برابر رہے گوشت رخسار کا
نہ دیوار بینی مین آئے کجی
نہ ٹھنڈی ملے ناک سے باربار
بچے جابنے سے سنبھلتے چلے
پڑا آئے ہضمِ غذا مین فتور
نظر مین ہین بے دانت رنگِ دگر
ہمیشہ ضرر بخش ہے آب سرد
جو مل کر ہین خود چھوڑ دین اپنی جا
مسوڑون پہ ہو جائے پیدا ورم
رہین دانت کے درد سے بیقرار
جو ہو درد دندان سے ایذا فزون

ہر اک آن ہین باعثِ حسن رخ
زنخدان کو ہل جل نہو بر ملا
بری ہو نہ ہو لُوٹکی حالت کبھی
غذا کے لئے ہے تکلف ہزار
لوا بے لئے اور نگلتے چلے
ضرر بخش ہے سخت اشیا ضرور
گلو رہی لگے جابنے گوٹ کر
گرے برف پیدا مسوڑن مین درد
رہے دانت سے ہر مسوڑہ جدا
اثر اسکا رخسار پہ ہو بہم
ہمہ وقت آب و غذا ناگوار
لگین ڈھونڈھنے نسخہائے سنون

سنونات

یہ منجن دانتون کے درد کو فوراً گم دیتا ہے

اگر زاج گلنار سعد و سماق مساوی رہے وزن اک حیث و چاق
بنا اسکا منجن تو دانتون پہ مل
نہوگا کبھی درد کا پھر خلل

یہ منجن ہلتے ہوئے دانتونکو مضبوط کردیتا ہے

نمک سنبل الطیب شاخ گوزن	بڑی مائین اور سعد سب ایکوزن
جلا کر بنا اس کا منجن ضرور	نہ دانتونکی جنبش کا ہوگا فتور

یہ منجن چوٹ کہائی ہوئی دانتون کو اور ورم اور درد کو مفید ہے

سیہ مرچ و شب فوفل و آملا	نمک کات سُرخ انکو پیس ایک جا
بنا اس کا منجن لگا دانت پہ	اثر ہوگا فی الفور مدِ نظر

یہ منجن صفت بالا سے موصوف ہے

سماق و شب اور پوست رمان کا	ملا ماز و گلنار سب ایک جا
مساوی رہے وزن ہلد یکے ساتہہ	اثر بخش دندان ہے اے ذی صفات

یہ منجن دانتون کے درد کیلئے اکسیر ہے

جلا ہلیلے کیلے کو اے باصفا	ملا پیکر تخم املتاس کا
نمک اور سیہ مرچ کرے شریک (الوتولہ)	بنا اسکا منجن تو ہوجاے ٹہیک (الوتولہ)
گلوری جیا پان کی بعد ازین (ہہ)	پئے درد دندان مجرب ترین

یہ منجن دانتون کے خون کو بند کرتا ہی مضبوطی بخشتا ہے

توے فوفل اور پوست بادام کا
جلا کر بنائے اسے کوئلا
گل سرخ و مازو و سعد اور ہلیل
رہے دم الاخوین دکات ای عقیل
ہو سنگ جراحت بھی اور توتیا
سبھی کوٹ کر چھان منجن بنا
ملا کر تو دانتوں پہ ہر صبح و شام
جلا دار و مضبوط ہون لا کلام

یہ منجن جنبش دندان اور ورم و درد کو نہایت مفید ہے

یہ سنگ جراحت یہ کاتھ سفید
مغیلان کا بھی پوست لے ای سعید
سیہ مرچ اور سونٹھ اور چھالیا
انہیں ایک جا پیس لے سرمہ سا
ملا کر تو دانتوں پہ شام و سحر
بنایا ہے منجن عجب پر اثر

یہ منجن جروح و قروح لثہ کو مفید ہی خون کو بند کر دیتا ہی

نمک مازو گلنار اور سر کے بال
رہے آرد جو بھی اسے ذی کمال
انہیں کوٹ کر شہد مین لو ملا
جلا سبکو اور پیس منجن لگا

یہ منجن دانتوں کے درد کو مفید ہے

سیہ مرچ اور کتھ کالا نمک
جلا کر ملا توتیا کر نہ شک
مساوی رہے وزن ای ذو فنون
بنا لے انہیں کوٹ کر تو سنون
ملین روز دانتوں پہ دن مین دو بار
نہ ہو درد ہو جائیں خوب استوار

یہ منجن دانتوں کی جڑوں کو مضبوط کر دیتا ہی جریان خون کو مفید

نمک دانہ ہیل کات سفید	تو کر بہون کر پھیلا تو تا عزیز
تو سب پانی و بانہ دے جلا	مساوی ملا سب کو منجن بنا
نہ جریان خون ہو نہ دانتوں میں درد	رہیں خوب مضبوط اسے نیک مرد

یہ منجن دانتوں کے درد کو کم کر دیتا ہی

سیہ مرچ لے اور کات سفید	تو کر تو تیا بھی جلا کر عزیز
تو کر اس میں کالا نمک بھی شریک	مساوی رہے وزن منجن ہی ٹھیک

یہ منجن دندان میں گوشت پیدا کرتا ہی تسکین درد و دفع جریان خون

گل سرخ و گلنار و سعد اور کات	طباشیر و فوفل بھی اور دی صفات
رہی چھوٹی مائین بھی آفتاقیا	زر ورد بھی لیکر اس میں ملا
سب اک وزن و سہ وزن گرد سماق	بنا کوٹکر منجن اسے چست چاق

یہ منجن دانتوں سے جو بکثرت خون جاری ہوتا ہی بند کر دیتا ہی

بنولا جلا پیس لے خوب سا	ملا کر تو دانتوں پہ صبح و مسا

یہ منجن واسطے ورم لثہ و درد دندان کو مفید

سیہ مرچ و نوشادر آکر کرا	نمک لیکے چار دنگو میں اک جا
بنا اسکا منجن لگا چند بار	نہ درد و ورم سے رہے بیقرار

عمل اسکا پیگا پیگا آب گرم	اثر اپنا دکھلائیگا آب گرم

مضمضہ درد دندان کے لئے فائدہ بخش ہے

ملا روغن گل مین تو مصطگی (۱ تولہ، ۶ ماشہ)	شریک اسمین ہون سرکہ و آب بھی (۲ تولہ، ۱۰ تولہ)
افیون (نیم ماشہ) ملا جوش دے آگ پر	پھر اس مضمضے کا ہو پورا اثر

مضمضہ واسطے درد دندان حار کے کافی ہے

بہم آب و کافور و سرکہ گلاب (۱ تولہ، ۲ ماشہ، ۲ تولہ، ۵ تولہ)	اسے جوش دے کلیان کر شتاب

کماد مفید ورم و درد دندان

اگر جوش پانی مین دین برگ نیم	مفید ورم ہو گا بے خوف و بیم
کماد اسکا رکھتا ہے فوری اثر	نہ پہونچیگا درد و ورم سے ضرر

یہ منجن دانتون کو مضبوط کر دیتا ہے

پہلا وان جلا راکھہ اسکی بنا	پہر اسمین ہموزن پیس اور ملا
ملین روز دانتون پہ شام و سحر	بہت ہونگے مضبوط ای با خبر

یہ منجن دانتون کے درد کو اور جنبش کو کھو دیتا ہے

پہلا وان ہو مانہ و ہوا اور چہالیا (اعدد ۱)	جلا سبکو اور اسکا منجن بنا

مسی کی طرح خوب دانتون پہ مل — ہو جنبش و درد کا بہر خلل

یہ منجن دانتون کے خون کو بند کر دیتا ہے

اگر لیکے جامن کی لکڑی جلائین — اوسے پیس لین اور منجن بنائین
طبین اپنے دانتون پہ پس روز چند — تو ہو خون دانتون کا فی الفور بند

یہ منجن دانتون کو جلا دار اور مصفا کر دیتا ہے

جلا سیپ کو پیس منجن بنا — جلا بخش دندان ہے یہ برملا

یہ منجن دانتون کو صفائی بخشتا ہے

بنا اس کا منجن جلا کر مسور — مصفی دندان ہے یہ بالضرور

یہ منجن دانتون کے لہو کو بند کر دیتا ہے

لہو کا جو دانتون مین ہو کچھ خلل — تو سنگ جراحت کو پیس اور مل

دانت منہ مین ہونا بڑی آفتون کا سامنا ہے

سنون و دوا کا ہو جب اثر — رہین درد دندان سے آشفتہ تر
یہی فکر بہر سوجتی ہے ضرور — گرا دین تو تکلیف ہوتی ہے دور
لگا دور ہونے کو دانت ایک ایک — ہوئی درہم و برہم افواج نیک

زبان یہ پکارتی کہ اچھا ہوا ۔ مرے جہاں نکلنے کو دریچا ہوا

ہنسی میں دہن کا بگڑتا ہی رنگ ۔ خرابی کے ہی ساتھ دانتوں کا ڈھنگ

تکلم ہی سو سو تکلف کے ساتھ ۔ سخن ہی ہزاروں تاسف کیساتھ

جو کھوئے گئے دانت با اشرف ۔ گڑھے پڑ گئے گال میں دو طرف

ہیں بے دانت آفت اُٹھائے ہوئے ۔ مسوڑوں سے لب ہیں دبائے ہوئے

جو طرز طبیعت بدلنے لگی ۔ تو ہر سانس منہ سے نکلنے لگی

پڑیں آ کے رخسار پر جھرّیاں ۔ جو دانتوں نے گل کھائے آئی خزاں

کسلمند و پُر درد اعضائے تن ۔ اگر سوریں تو کشادہ دہن

ٹپکنے لگی خواب میں منہ سے رال ۔ سحر کو اُٹھیں تو طبیعت نڈھال

نہ دانت اب دہن میں مسلسل رہے ۔ ہمیشہ زنخدان کو بل چل رہے

رفاقت بہت کی نکل کر چلے ۔ یگانے جو تھے وہ مچل کر چلے

جوانی کے ساتھی تھے بچپن کے دوست ۔ رہے کیوں نہ پیری میں بن بنکے دوست

گئے دانت لطف غذا ہی گیا ۔ حلاوت سدھاری مزا ہی گیا

حالت مصنف با دعائے دلی

الٰہی کہاں عہد طفلی چھپا ۔ نہ پایا کہیں ہمنے اوسکا پتا

جوانی نے دلسے بھلایا اُسے ۔ نہ پھر پاس اپنے بلایا اُسے

گیا یوں ہی بچپن کا موسم شتاب ۔ ملا ہوش کے ساتھ عہد شباب

جوانی رہی لطف صحبت کیساتھ ۔ کٹی عیش و آرام و راحت کیساتھ

جوانی تھی معشوقۂ بے وفا
جوانی کا دل کو بندھا ہے خیال
چو تاریخ پنجہ در آید بسال
عرابرف بارید بر پر زاغ
جوانی نشد زندگانی نماند
جوانی بو و خوبی آدمی ؛
کہ ہر کھو گئے بیٹھا جوانی کا گنج
سنگئے دن لڑکپن کے عجلت کیساتھ
لٹے وہ خزانے مرے ہات سے
بہار دو موسم نہان ہو گئی
گذشتہ کا ہا تف کرون رنج کیا
نہین آنے والے زمانے کا غم
نہ وہ دن ہا تھ سے اپنے مین نقد حال
رہے ذکر سبحان کا سینے مین نور
ملے عشق کے درد کی چاشنی
رہون بیخودی سے سرا فراز عشق
کرون ہر لباس تعلق کو چاک
مری پارسائی ہو مستی عشق
پکارین مریض محبت مجھے

ہوئی ہمسے بل کھلکے آخر جدا
نظامی کے اشعار ہین حسب حال
دگر گونہ شد برشتا بندہ حال
نشاید چو بلبل تماشائے باغ
جہان گو نماند چون جوانی نماند
جو خوبی رہو دے بو و خرمی
کہ صرف لٹ گیا زندگانی کا گنج
جوانی کٹی خواب غفلت کیساتھ
گذرتی ہے پیری مین آفات سے
نمودار فصل خزان ہو گئی
نہین سود اس مین مضی ما مضی
جو ہونا ہے ہو جائیگا بیش و کم
کہ یہ وقت خوش تا ہو یا نمال
سبنے خانۂ دل مرا رشک طور
فراموش ہو جائے ما و منی
نظر مین رہے جلوہ راز عشق
ہون سر بسر مین محبت کی خاک
عرا زہ جلوہ پرستی عشق
جلائے تپ غم کی حرارت مجھے

جہنم ہو یا باغ خلدِ برین — نہ بے دوست تنہا رہون مین کہین
نظر مین مری ایک ہو نور و نار — سما جاے آنکھون مین روے نگار
نہ دوزخ سے لرزان نہ جنت سے خوش — ہمیشہ دل انکی محبت سے خوش
رہون جبتک اِس دام ہستی مین قید — نہو میرے دل کو غم و رنجید
طبیعت مری لا اُبالی رہی — چڑھا نشۂ بے خیالی رہی
اگر مجکو سوجھی کبھی دور کی — تجلی ہو پیشِ نظر طور کی
جو اُسکو رفیقِ سفر پاؤن مین — تو ہنستا ہوا اُس طرف جاؤن مین
نہ رہزن کوئی سدِّ منزل رہے — نگہبان مرا عشق کامل رہے
نظر مین رہے جلوۂ دیدنی — اندھیرے مکان کی بنے روشنی
جو پوچھے کوئی تو نہ مین چپ رہون — اُسے دیکھکر ہنسکے اپنی کہون
اُٹھون مست و مخمور و سرشار صبح — مری شب کی جب ہو نمودار صبح
جو ہے آج اندیشہ جلوہ فروز — نظر آئے مجکو وہی کل کے روز
جو ہی آج دل مین مرے جلوہ گر — مجھے کل وہی صورت آئے نظر
مین ہو جاؤن مستِ مئی لطفِ دید — قیامت کا دن ہو مجھے صبحِ عید
پکارین وہان بھی مجھے مستِ گل — نہ دلکو رہے فکر میزان و پل
کرون مین جو خلد برین مین گذر — ملے عاشقون کے محلے مین گھر
یہ دین مژدہ حورین مجھے ہو کے شاد — کیا ہی تجھے تیرے آغا نے یاد
وہ محوِ خدا صحوِ عالیجناب — جگہ اُسکی پیشِ رسالت مآب
دکھانے کا جلوا دکھاتے ہین آ — رسولِ خدا سے ملاتے ہین آ

[illegible] / [illegible]

بنی تک مجھے ہے چلین اپنے ساتھ / ہین شادان رہون میری بنجائے بات

مجھے دیکھکر احمدؐ با وقار / یہ اپنی زبان سے کہین ایک بار

اِسے حق کی سرکار مین بہجد و / تجلّی کے دربار مین بہجد و

نکل جائے حسرت دلِ زار کی / ملے چاشنی حق کے دیدار کی

نہین خوب اسکے سوا دسترس ٭
که اللہ بس اور باقی ہوس

قطعہ تاریخ از طبع ادیب جناب حکیم خواجہ شفیع حسن خان نشتر تخلص خلف مصنف سلمہ

قبلہ گاہی نے مثنوی لکھی ٭ / نام اُس کا مرقعِ پیری

پہلے طفلی کا ذکر فرمایا / پھر جوانی کا رنگ دکہلایا

عہد پیری کی کہینچ دی تصویر / بن گئی دلکش صغیر و کبیر

تینون فصلین ہین آدمی کے لئے / سیر ان کی ہے ہر کسی کے لئے

چھپ گیا یہ مفید عام کلام / فائدہ بخش ہے تمام کلام

تھی مجھے فکر سال طبع زیاد / کی یہ ہاتف نے ای نشتر امداد

خوب تاریخ طبع کی ہے یہ
تینون موسم کی مثنوی ہے یہ
۱۳۰۸

تقریظ - علامۂ عظریف جہبذ الجہابذہ مولانا مولوی محمد عبد الحی صاحب سعدی

سعدی!
اس مثنوی کو پڑھ لینے کے بعد غور کر کے دیکھو تو خیال کے آئینہ مین تمکو ایک باغ نظر آئیگا جسمین بہار کا عالم اپنا رنگ جما رہا ہی گل کھلے ہوے ہین بلبل نغمہ سرائی کر رہے ہین -
مگر اسکی تھوڑی ہی دیر کے بعد دیکھو گے کہ خزان آگئی ہی اسی جو گل شگفتہ تھے پژمردہ ہو گئے ہین نہ طیور کی وہ ترانہ سنجی ہی نہ عنادل کی وہ نغمہ سنجی فصلین تو دو ہوتی ہین - ایک بہار ایک خزان -
لیکن اسمین تم تین فصلین دیکھو گے طفلی کی ایک - جوانی کی دو - پیری کی تین - طفلی کو جوانی کا ساتھی سمجھکر دونو نکو بہار سمجھو اور پیری کو خزان کہ وہ خزان ہی ہی -
پہلی اور دوسری یعنی طفلی وجوانی کی فصل مین فصیح لطفون کو تم رنگ برنگ کے گل سمجھو اور انکے معنی خیز مضامین و بلیغ معانی کو بلبلو نکا نغمہ خوش رنگ گلونکی خوشبو سونگھو - خوش آہنگ بلبلو نکا نغمہ سنو - باغکی سیر کا لطف اٹھاؤ **خذ ما صفا** کے گل چنو - عبرت کے ہار بناؤ - خود بھی پہنو - اپنے محبوب دوستو نکو بھی پہناؤ -
اس سیر کا لطف اُٹھانیکے بعد خزان کے ہولناک منظر سے تمہارا سامنا ہوگا - وحشت زدہ نہو جاؤ - عبرت کی عینک لگا کر اس منظر کو بھی دلچسپی و دلاویزی کی نظر سے دیکھو کیونکہ تمکو اس امر کا یقین کرنا چاہیے کہ قدرت کے گلزار مین خزان ہو یا بہار کوئی چیز بیکار نہین - ان نظرون سے تم دیکھوگے تو خزان کے بعد پھر بہار ہی کو دیکھو گے کہ رنگین طبع لائق شاعر نے پیری کے جلو نکو بھی تصوف کے رنگ مین کیسا رنگ دیا ہے -
ان تین فصلون کی رنگ برنگی سے یہی نہین کہ تم محض سیر کا لطف اُٹھاؤ بلکہ تمکو اس باغ مین انواع واقسام کے لطیف و شیرین میوے درختون پر لہلہاتے نظر آئین گے اور تمکو اجازت ہی کہ اُنکو توڑو - کھاؤ - اور عزیزونکو کھلاؤ بھی -
یہانتک بھی انحصار نہین بلکہ ہر موسم مین اس باغ ہمیشہ بہار کی سیر دیکھ سکتے ہو اور عزیز و احباب کو بھی لطف سیر دکھا سکتے ہو -
پھر کون شخص ہی کہ ایسے خرم و شاداب باغکی سیر رغبت کے ساتھ نہ دیکھے اور اسکے تر و تازہ میوون کو توڑ کر نہ کھائے -

از عالیجناب مولوی سید غلام مصطفیٰ احسن صاحب واہین

یہ مثنوی "مرقع پیری" جو عالیجناب حاجی حکیم مولوی عاشق حسین خانصاحب ہاتف نے لکھی ہے۔ میرے خیال مین بالکل نرالی اور انوکھی ہو قابلِ دید ہے۔ ہر شخص کے لئے مفید ہے۔

اسکا مین نے من اوّلہا الیٰ آخرہا مطالعہ کیا۔ مطالعہ کے بعد مجھے معلوم ہوا کہ یہ مثنوی نہ صرف دلچسپ ہی ہے بلکہ اس مین لائق شاعر حاذق طبیب نے ایسی ایسی اخلاقی باتین لکھی ہین اور وہ وہ مجرب و آزمودہ نسخے نظم کئے ہین جو ہر شخص کے نافع اور قابل یاد رکھنے کے ہین۔

اس مین طفلی، جوانی، پیری، ان تین زمانونکی فطری و طبعی کیفیتون کو جناب ہاتف نے نہایت حسن کے ساتھ بیان فرمایا ہے۔ لطف سخن دکھایا ہے۔ فصاحت کا دریا بہایا ہے اور حکمت کے بے بہا موتی کاغذی کشتی مین لگا کر ہدیۃً ناظرین کے پیشکش کر دئے ہین۔ کہین کہین ظرافت سے بھی کام لیا ہے لیکن نہایت لطافت کے ساتھ۔ کالملح فی الطعام مزید برین معرفت کی چاشنی سے اس کی کچھ اور ہی شان ہوگئی ہے۔

الغرض یہ انوکھی مثنوی قابل قدر ہے۔ ہر شخص اس سے فائدہ حاصل کرسکتا ہے اسلئے ضرور ہے کہ ہر ایک مکان مین اس کا ایک ایک نسخہ رہے۔